القران تدبر و عمل

2 جون 2018

سورة المزمل

﴿اَوۡ زِدۡ عَلَیۡہِ وَ رَتِّلِ الۡقُرۡاٰنَ تَرۡتِیۡلًا ؕ﴿۴﴾

اس آیت میں قرآن پڑھنے کا ادب بتایا جارہا ہے.

قرآن مجید کو خوش الحانی کے ساتھ, آہستہ آہستہ, سمجھ کر, حسن ادائیگی اور ٹھہراؤ سے ایک ایک لفظ کو الگ الگ کر کے پڑھنا چاہیئے.

▫روز قیامت انسان اسی طرح قرآن پڑھے گا جس طرح دنیا میں پڑھتا رہا ہوگا.

▫اس دن قرآن پڑھنے والے کے والدین کو عمدہ پوشاک پہنائی جائیگی کیونکہ انہوں نے اپنی اولاد کو قرآن کی تعلیم دی.

▫صاحب قرآن کو کہا جائیگا کہ قرآن پڑھتےجاؤاورجنت کے درجات چڑھتے

جاؤ.

▫قرآن کوخوش الحانی کےساتھ پڑھنے سے انسان کے درجات مزید بلند ہوتے ہیں.

▫آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایک آیت کو وقف کر کے پڑھتے اوراس کے مطابق جواب بھی دیتے. غور وفکر کی آیات پر فرماتے

رَبَّنَا مَا خَلَقۡتَ ہٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبۡحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

تسبیح والی آیت پر سبحان اللہ کہتے,

سوال کرنے والی آیت پر سوال کرتے اور تعوذ پڑھنے والی آیت پر اللہ تعالی سے پناہ مانگتے.

﴿اِنَّا سَنُلۡقِیۡ عَلَیۡکَ قَوۡلًا ثَقِیۡلًا ﴿۵﴾

قَوۡلًا ثَقِیۡلًا عمومی طور پر اس کا مطلب قرآن ہے. لیکن اس کے چار معنی بیان کیے گئے ہیں.

▪نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نزول وحی کا بوجھ ہونا

▪قرآن حکیم کے احکامات پرعمل کرنا نفس پر بھاری ہوتا ہے.جیسے نماز, روزہ, حج وغیرہ کی ادائیگی.

▪قرآن پڑھنے سے قیامت کے دن اعمال نامہ بھاری ہوجائے گا.(ابن زبیر)

▪ ثقیل بمعنی کریم, معزز.

▫ثقیل بمعنی ثابت یعنی مضبوط بھی کیا گیا ہے.

✨قرآن کسی سے مغلوب ہونے والا نہیں بلکہ غالب آنے والا ہے.

نزول وحی کے وقت

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سخت تکلیف میں ہوتے,چہرے سے اس کے آثار نظر آتے تھے,مشقت کی وجہ سے سخت سردی میں بھی پیشانی سے پسینہ کے قطرے ٹپکنے لگتے, سخت کپکپی طاری ہوتی.

نزول وحی کا اتنا بوجھ ہوتا کہ اگر آپ کسی اونٹنی پر سوار ہوتے تو اس کی ٹانگیں مڑنے لگتیں اور جانور اپنی گردن زمین پر ڈال دیتا.

﴿اِنَّ نَاشِئَةَ الَّیۡلِ ہِیَ اَشَدُّ وَطۡاً وَّ اَقۡوَمُ قِیۡلًا ؕ﴿۶﴾

نَاشِئَةَ اس سے مراد ہے.

رات کا قیام(ابن مسعود)

مغرب اور عشاء کا درمیانی وقت(انس بن مالک)

عشاء کی نماز کے بعد کا وقت (حسن بصری اور مجاہد)

رات کی ابتدائی گھڑیاں(ابن قتیبہ)

پوری رات (ابن عباس)

وَطۡاً نفس کو کچلنے کے اعتبار سے

اس کے بھی متعدد معنی بیان کیے گئے ہیں.

▪تیرے دل,کان,آنکھوں کا آپس میں موافق ہونا.

▪قول و عمل کا موافق ہونا.

▪غور وفکر کے مطابق عمل ہونا.

▪چاق وچوبند رکھنے کے لحاظ سے بہت شدید ہے.

▪رات کا وقت قرآت کو زیادہ مضبوط کرنے والا,دل کو زیادہ جمانے والااور زیادہ مستحکم کرنے والا ہے.

قِیۡلًا بات, ذکر,قرآن کے سمجھنے میں غور و خوض اور قرآن کی تاثیر.

بھلائی میں زیادہ بلیغ ہے.رات کے وقت قرآن کا پڑھنا قرآت کو زیادہ درست کرنے والا اور دعا کوجلد قبول کرنے والا ہے.

🍀رات کے قیام میں نماز کے علاوہ دیگر اعمال بھی شامل ہیں.جیسے سوکر اٹھنے پر پڑھی جانے والی دعا,وضو,ذکر, استغفار اور دعائیں.

🍀قیام الیل حفظان صحت کے اسباب میں سب سے زیادہ نفع مند سبب ہے اور بہت سے لاعلاج امراض کے روکنے والے امور میں سب سے زیادہ روکنے والا عمل ہے.

🍀جسم, روح اور دل کو بہت چاق وچوبند رکھنے والا ہے.

💠 دل کا علاج (یحیی ابن معاذ)

پانچ چیزوں میں ہے.

1.تدبر کے ساتھ قرآن پڑھنا.

2.پیٹ کو خالی رکھنا.

3.قیام الیل کرنا.

4.سحری کے وقت اللہ تعالی کے سامنے عاجزی وانکساری کرنا.

5.نیک لوگوں کی مجلس میں بیٹھنا.

◈ابن القیم رحمہ اللہ نے فرمایا:چار چیزیں رزق کھینچ لاتی ہیں.

1. قیام الیل

2. سحری کے وقت استغفار کرنا

3. صدقہ کرنے کا خیال کرتے رہنا

4 . دن کے شروع اور آخر میں ذکر کرنا

◈ **تہجد پڑھنے کے فائدے**

کسی نے حسن بصری سے پوچھا "رات کو تہجد پڑھنے والے سب سے زیادہ حسین چہرے والے کیوں ہوتےہیں. آپ نے جواب دیا کیونکہ وہ تنہائی میں رحمن کے ساتھ گفتگو کرتے ہیں تو اللہ انہیں اپنا نور دیتا ہے.

سعید بن مسیب نے فرمایا :آدمی رات کو نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالی اس کے چہرے میں نور بنا دیتے اس نور کی وجہ سے ہر مسلمان اس سے محبت کرتاہے. جب اس کو ایسا شخص دیکھتا ہے جس نے پہلے نہیں دیکھا ہوتا ہے وہ کہتا ہے بےشک مجھے اس آدمی سے محبت ہے.

◈اِنَّ لَکَ فِی النَّہَارِ سَبۡحًا طَوِیۡلًا ؕ﴿۷﴾

لَکَ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے.

سَبۡحًا سبح سے ہے. تیرنے, ہوا کے تیزی سے گزرنے کو کہتے ہیں.

فرس سبح تیز رفتار گھوڑا.

اس کا ایک معنی تسبیح ہے.

سَبۡحًا طَوِیۡلًا اس سے مراد ہے. دن میں دعائیں کرنے کےلئے بہت سا وقت ہے,یا دن میں آرام کرنے کے لیے بہت سا وقت ہے (ابن عباس) لیکن زیادہ مناسب یہ ہے کہ دن کی عبادت میں اتنی یکسوئی نہیں ہوتی جتنی رات میں ہوتی ہے.

◈وَ اذۡکُرِ اسۡمَ رَبِّکَ وَ تَبَتَّلۡ اِلَیۡہِ تَبۡتِیۡلًا ؕ﴿۸﴾

▪اپنے رب کو کھڑے,بیٹھے,لیٹے ہر حال میں یاد کریں.

▪ہر کام کی ابتداء میں بسم اللہ پڑھیں.

▪اپنے رب کے وعدے وعید میں اس کا ذکر کرو تاکہ اس کی اطاعت کرو اور نافرمانی سے بچ جاؤ.

تَبَتَّلۡ اِلَیۡہِ تَبۡتِیۡلًا اس سے مراد ہے

☆مخلوق سے منقطع ہوکر خالق سے اپنا تعلق جوڑ لیں.

☆اخلاص اپنائیں. (مجاہد)

☆اس کی خوب عبادت کریں.

☆ساری دنیا سے کٹ کر صرف اسی کے ہوجاؤ جس طرح مریم علیہ السلام ساری دنیا سے کٹ کر صرف اللہ تعالی کی عبادت کے لیے خاص ہوگئ تھیں.

◈احادیث میں جس تبتّل سے منع کیا گیا ہے وہ یہ ہےکہ دنیا سے بے تعلق ہوکر راہب بن جانا.

🍃جو شخص دعوت کا کام کرتاہے وہ لوگوں سے کٹ کر نہیں رہ سکتا.

دل کاتبَتّل کیا ہے لوگوں سے توقعات وابستہ نہ کی جائیں, حرص, لالچ نہ رکھے بلکہ دینے والا بنے.

◈رَبُّ الۡمَشۡرِقِ وَ الۡمَغۡرِبِ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ فَاتَّخِذۡہُ وَکِیۡلًا ﴿۹﴾

رَبُّ الۡمَشۡرِقِ وَ الۡمَغۡرِب اس کا مطلب یہ ہے کہ مشرق و مغرب کے بیچ میں سارا جہاں. یہ کہنے کا انداز ہے.

یا سورج کے طلوع اور غروب ہونے کے مقامات ہیں رب نے سارے جہاں کا احاطہ کررکھا ہے.

یا دن کا ابتدائی اور آخری حصہ.

یا رات کی سیاہی اور دن کی روشنی.

✨انسان اپنی ساری توقعات اپنے رب سے رکھے بندوں کے حقوق ادا کرےلیکن سب سے بڑا حق اپنے رب کا سمجھے.

◈وَ اصۡبِرۡ عَلٰی مَا یَقُوۡلُوۡنَ وَ اہۡجُرۡہُمۡ ہَجۡرًا جَمِیۡلًا ﴿۱۰﴾

دعوت کے کام میں لوگوں کی طرف سے آنے والی تکالیف اور بے عزتی پر صبر کریں.

✨دعوت کا کام کرنا بڑی خوش قسمتی کی بات ہے یہ تب ہی نصیب ہوتا ہے جب بنیاد مضبوط ہو.

یَقُوۡلُوۡنَ کفار مکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شاعر, مجنون, کاہن کہتے تھے.

واہۡجُرۡہُمۡ ہَجۡرًا جَمِیۡلًا ہجرت بھی اسی سے ہے علاقہ چھوڑ دینا.

▪یعنی ان کفار سے الگ ہو جائیے. اس کا مطلب یہ ہے کہ عملی طور پر طعن وتشنیع برداشت کرکے بدلہ نہ لیں لیکن دین کی تبلیغ کا کام جاری رکھے.

▪ایسے چھوڑنا جس کے بعد انسان شکوہ نہ کرے.

▪داعی کسی کو طعنے نہیں دیتا نہ ہی بری زبان بولتا ہے.

▪خیر وسلامتی کی بات کرتا ہے.

▪لوگوں کے احمقانہ رویے کے جواب میں حماقت نہیں کرتا.

◈وَ ذَرۡنِیۡ وَ الۡمُکَذِّبِیۡنَ اُولِی النَّعۡمَۃِ وَ مَہِّلۡہُمۡ قَلِیۡلًا ﴿۱۱﴾

ذَرۡنِیۡ مجھ تک یہ بات رہنے دو.

الۡمُکَذِّبِیۡن مغیرہ کی اولاد کی طرف اشارہ ہے. سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی گئی یہ قریش کے بارہ لوگ تھے.

◈اِنَّ لَدَیۡنَاۤ اَنۡکَالًا وَّ جَحِیۡمًا ﴿۱۲﴾

اَنۡكَالًا نکل کی جمع ہے۔ پاؤں کی بیڑیاں یا لگام کا لوہے والا حصہ.

جَحِيۡمًا آگ کا سخت بھڑکنا. جہنم کی طرف اشارہ ہے.

جہنم میں عذاب کی مختلف شکلیں ہوں گی. گلے کا طوق, پاؤں کی بیڑیاں, زقوم کے درخت کا کھانا وغیرہ.

﴿يَوۡمَ تَرۡجُفُ الۡاَرۡضُ وَ الۡجِبَالُ وَ كَانَتِ الۡجِبَالُ كَثِيۡبًا مَّهِيۡلًا ﴿۱۴﴾

تَرۡجُفُ رجف, شدید اضطراب, مراد ہے سخت زلزلہ

كَثِيۡبًا مَّهِيۡلًا بھربھرا ٹیلہ, بہنے والی,سرکنے والی ریت (ابن عباس)

﴿فَعَصٰى فِرۡعَوۡنُ الرَّسُوۡلَ فَاَخَذۡنٰهُ اَخۡذًا وَّبِيۡلًا ﴿۱۶﴾

وَّبِيۡلًا و ب ل سخت ناخوشگوار, سخت دشوار کام, بڑے بڑے قطروں کی بارش, پے درپے, بھاری, تباہ کن.

﴿السَّمَآءُ مُنۡفَطِرٌۢ بِهٖ‌ ؕ كَانَ وَعۡدُهٗ مَفۡعُوۡلًا ﴿۱۸﴾

مُنۡفَطِرٌ انفطار سے ہے. کسی چیز کو لمبائی میں اس طرح پھاڑنا کہ شگاف پڑجائے.

قیامت کی ہولناکیوں کی وجہ سے بھاری پڑ رہا ہوگا.(مجاہد)

آسمان اپنے اندر قیامت کی ہولناکیوں کو ذخیرہ کیے ہوئے ہوگا(حسن بصری)

قیامت کی شدت اور اس کی عظمت کی وجہ سے پھٹ جائےگا.(ابن زید)

وَعۡدُهٗ حساب کتاب اور بعث ونشور کا وعدہ.

﴿اِنَّ هٰذِهٖ تَذۡكِرَةٌ ۚ فَمَنۡ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيۡلًا ﴿۱۹﴾

قیام الیل ابتداء میں فرض تھا لیکن بعد میں نفل ہوگیا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض ہی تھا.

قرآن کا ترتیل کے ساتھ پڑھنا استحباب کے درجے میں ہے فرض کا نہیں.

تلاوت قرآن میں حدر کے ساتھ پڑھنا بھی درست ہے.

﴿اِنَّ رَبَّكَ يَعۡلَمُ اَنَّكَ تَقُوۡمُ اَدۡنٰى مِنۡ ثُلُثَىِ الَّيۡلِ....اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۲۰﴾

ایک روایت کے مطابق سورۃ المزمل نزول کے اعتبار سے پانچویں سورۃ ہے.یہ آیت اس سورۃ کے نزول کے ایک سال بعد نازل ہوئی.

اس میں نصف تہائی یا چوتھائی رات کے قیام کے حکم میں تخفیف کردی گئی.

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا. دو دو رکعت ہے.

▪اصل بات خوشدلی سے نماز اور قرآن پڑھنا ہے.

▪نماز میں 10 آیات کی تلاوت کرنے والے کے لیے بھی خوشخبری ہے کہ وہ غافلوں میں نہیں لکھا جائیگا.

جو 100 آیات کی تلاوت کریگا وہ فرمانبرداروں میں سے ہے.

جو 1000 آیات کی تلاوت کرے وہ بے انتہا ثواب جمع کرنے والوں میں لکھا جاتا ہے.

وَ اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ ۙ اس سے مراد پانچ فرض نمازیں ہیں جن میں کمی نہیں کی جاسکتی.

وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ زکوۃ, فطرانہ, اللہ تعالی کے لیے اطاعت و عمل کو خالص کرلینا.

قَرۡضًا حَسَنًا فرض کے بعد کے نوافل, تسبیحات پڑھنا, اہل وعیال پر خرچ کرنا,اللہ کی راہ میں خرچ کرنا, اللہ تعالی نے تمام نیک کاموں کے کرنے کا حکم دیا ہے تاکہ انسان ثواب کا حقدار ٹھہرے.

وَّ اَعۡظَمَ اَجۡرًا ایک نیکی کا 10 سے 700 گنا تک اجر ملیگا.

نیکی کے ارادے پر بھی اجر ہے.

نیند کے غلبہ کی وجہ سے تہجد گزار کی نماز رہ جانے کے باوجود اجر ہے.

دن بھر میں 12 رکعت نوافل پڑھنے والے کے لیے جنت میں گھر بنے گا.

اسۡتَغۡفِرُوا اللّٰہَ

اس سورۃ کے اختتام پر استغفار کا حکم ہے کیونکہ انسان کی کوئی نیکی قصور سے خالی نہیں ہوتی.

اسٹاف ممبر

اکیڈمک ڈپارٹمنٹ

(کراچی ریجن)